بسم اللہ الرحمن الرحیم

روح اسلام جہاد فی سبیل اللہ

علامہ قاری عبدالخالق رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امّا بعد!

عرض ناشر:

اس کتاب کی اشاعت کا مقصد عام مسلمانوں کو جہاد کے بارے میں مختصر سا تعارف اور اس کے فضائل ومناقب کو واضح کرنا ہے اسلام میں جہاد ایک ایسا فریضہ ہے جو ہمارے ایمان کا جز ہے لیکن مسلمانوں نے اس فریضہ کو فراموش کر دیا ہے اور اس کو قطعی بھلا دیا ہے جس کے باعث ذلت، نکبت آپس کی خانہ جنگی اور تمام رزائل کا بری طرح شکار ہیں اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد ہی کو حکومت ،ثروت ،عزت ،اقتدار اور آپس میں محبت کی ضمانت قرار دیا ہے اور تاریخ شاہد ہے جب تک مسلمانوں نے جہاد کا راستہ اختیار کیا حکومت ،اقتدار ان کا رعب ودبدبہ اور ان کی ہیبت کفار کے دلوں کو لرزاتی رہی تھی اور جب سے انہوں نے جہاد کو ترک کیا انتہائی پستی ،ذلت اور غلامی کے بدترین عذاب میں مبتلا ہیں اس چھوٹی سی کتاب سے (جس میں قرآن وحدیث سے حوالے دیئے گئے ہیں) جہاد کی اصل حقیقت اور فضیلت انشاء اللہ ابھر کر سامنے آئے گی ۔اللہ کرے مسلمان اپنا بھولا ہوا سبق پھر سے یاد کرلیں اور ان کا بچہ بچہ مجاہدانہ زندگی اختیار کرلے اور اس موجودہ رسوائی اور ذلت سے نکل کر اپنے اسلاف کی طرح اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرادیں اور اللہ کے دشمن مغلوب ہوں۔ اسلام اور مسلمان غالب ہوں۔

ربنا تقبل منّا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب

الرحیم۔آمین

مقدمہ:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔وان اللّٰہ لمع المحسنین. (العنکبوت ۲۹:آیت:۶۹)

’’اور جولوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہیں دکھلا دیتے ہیں اور بیشک اللہ اخلاص والوں کے ساتھ ہے‘‘۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وہ عمل بتلا رہے ہیں جس کی برکت سے ان پر کامیابیوں کی راہیں کھلتی ہیں جسے اللہ تعالیٰ ’’**سبلنا**‘‘ کے لفظ سے تعبیر کر رہا ہے۔حقیقت بھی یہی ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ ہی وہ راستہ ہے جو اللہ کی رحمت ،برکت ،عنایت ،دین ودنیا کی راحت ،قوموں کے درمیان عزت ،سطوت ،غلبہ اور تفوق کے راستوں کا امین ہے۔دانا ہے وہ فرد اور قوم جس نے اس راز کو پالیا اور بڑی نادان ہے وہ قوم یا افراد جو اس ’’سرِّ نہاں‘‘ سے نابلد رہے ۔آج مسلمانوں کی ذلت ورسوائی نکبت وپسپائی اور ان کے ہاتھوں میں کاسہ گدائی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ انہوں نے جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ چھوڑ دیا جو ان کا طرۂ امتیاز اور سرمایہ افتخار تھا۔اللہ بھلا کرے ہمارے مخلص بھائی عبید اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ ناظم ادارہ الاعلام الاسلامی (وقف) کا انہوں نے امت مسلمہ کے جذبہ جہاد کو انگیخت کرنے اور شوق شہادت کو فزوں تر کرنے کیلئے شیخ مشتاق احمد شاکر کی معیت ومعاونت میں جہاد فی سبیل اللہ کے موضوع پر بڑی عرق ریزی وجانفشانی اور دلسوزی ودردمندی کے ساتھ یہ مدلل ومربوط اور مہذب ومبسوط کتابچہ ترتیب دیا ہے۔کتابچہ کیا ہے قرآنی آیات اور احادیث رسول اللہ ﷺ کے گلہائے خوش رنگ وخوش بو سے سجا ایک گلدستہ ہے جس کی عطر بیز کی مہک سے قلب ونظر مہکتے بھی ہیں دل جذبہ جہاد

سے دھڑکتے بھی ہیں اور شوق شہادت سے تڑپتے بھی ہیں **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مُوْتَنَا بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ** اللہ تعالیٰ ان دو حضرات اور ان کے جملہ معاونین کی سعی بلیغ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے ان کے دامن بھر دے۔ اللھم آمین

فقط: محمود احمد حسن

شیخ الحدیث جامعہ ستاریہ اسلامیہ گلشن اقبال کراچی۔

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان نے یہ رسالہ ''روح اسلام جہاد فی سبیل اللہ'' خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے انٹرنیٹ پر شائع کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق دے اور اپنے راستے میں شہادت سے ہمکنار کرے۔ آمین.

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

''جہاد'' بیت اللہ اور حاجیوں کی خدمت سے افضل ہے:

فرمان الٰہی ہے: ﴿اجعلتم سقایۃ الحاج.........الخ﴾ (التوبۃ : ۹ آیت ۱۹)

ترجمہ: ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے برابر قرار دے رکھا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو؟ اللہ کے نزدیک

یہ لوگ برابر نہیں اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا''

جو بیت اللہ میں رہے (وہاں نماز، عمرہ طواف کرے) اور حاجیوں کی خدمت (پانی پلانا، صفائی وغیرہ) بھی کرے تو اس کے اجر و ثواب کا کیا ٹھکانہ! مگر یہ بھی جہادی اجر سے بہت کم ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کو افضل قرار دیا ہے۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''میرا شوہر جہاد پر چلا گیا ہے۔ مجھے ایسا عمل بتادیں جو اس کے واپس آنے تک کرتی رہوں اور اس کے عمل کے برابر اجر پالوں''؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے آنے تک مسلسل قیام میں رہو اور کبھی نہ بیٹھو؟ روزے رکھو کبھی افطار نہ کرو۔ ذکر اللہ کرتی رہو اور کبھی نہ تھکو؟ عورت نے جواب دیا'' اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ میں اتنی طاقت تو نہیں ہے'' تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ جل شانہ تمہیں ان (تین) کاموں کی توفیق دے بھی تم اپنے خاوند کے اجرِ جہاد کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکتیں''۔

(مسند احمد)

ایک اور حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میدانِ جہاد (اللہ کی راہ) میں ایک گھڑی صبر سے کھڑا ہونا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے مکمل قیام سے افضل ہے''۔ (صحیح ابن حبان)

بیت اللہ میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے جبکہ لیلۃ القدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے اور ان دونوں سے افضل میدان جہاد میں گزری ہوئی صرف ایک گھڑی (چند لمحے) ہے۔

سوچئے کیا آپ اس عظیم ترین عبادت سے محروم رہنا چاہتے ہیں؟ اگر نہیں تو ہم سب پھر عسکری

تربیت حاصل کریں (پاکستان میں متعدد جہادی تنظیمیں ہیں جو یہ تربیت مفت دیتی ہیں۔تفصیلات کے لئے اپنے عالم دین سے رجوع کریں)اور کم ازکم اپنے گھر سے تو ایک مجاہد تو بنائیں یا پھر ایک مجاہد کا خرچہ اٹھائیں یا کم ازکم ایک روپیہ(یا جو بھی ممکن ہو) جہادی فنڈ میں دیں۔

مسلم/مومن/مجاہد/جنت:

فرمان الٰہی ہے:''﴿قالت الاعراب اٰمنّا ، قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم﴾

''اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ۔ان سے کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم (یوں) کہو کہ ہم مسلمان ہوئے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے''۔ (الحجرات ۴۹آیت۱۴)

فرمان رسول ﷺ ہے''اسلام نام ہے گواہی دینے کا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور نماز (اچھی طرح)پڑھے۔زکوٰۃ ادا کرے،رمضان کے روزے رکھے اور حج کرے اگر استطاعت ہو''۔ (مسلم)

فرمان رسول ﷺ ہے:''اللہ کے وجود پر،فرشتوں پر اس کی کتابوں پر ،اس کے رسولوں پر ،آخرت کے دن پر،تقدیر کی بھلائی اور برائی پر یقین کامل رکھنا ایمان ہے''۔ (مسلم)

جتنا عمل میں خلوص اور توجہ ہوگی ایمان اتنا ہی زیادہ قوی ہوگا۔انسان کے پاس سب سے زیادہ قیمتی چیز اس کی جان ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا (یعنی شہید ہونا)ایمان کا سب سے اونچا مقام ہے حدیث میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے بہترین شخص کون ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا''وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے''۔ (بخاری)

ارشادربانی ہے: ﴿فضل اللہ المجاھدین باموالھم و انفسھم علی القاعدین درجة﴾ (النساء: ۹۵)

''اللہ تعالٰی نے مجاہدین کو (جو) اپنے مال اور اپنی جان سے (جہاد کریں) بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے'' ہم سب کو یہ اونچا مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اسلئے کہ شہید کیلئے اجر بھی بہت ہی زیادہ ہے۔

جنگ اور جہاد میں فرق:

جنگ دنیاوی مقاصد یا ملکی اور نسلی بنیاد پر لڑی جاتی ہے جبکہ جہاد صرف اور صرف اللہ کے لئے، کلمہ کی سربلندی کیلئے، نفاذ دین کے لئے، حمایت حق اور قیام عدل کے لئے ہوتا ہے اللہ تعالٰی نے قرآن کریم میں بار بار جہاد کی تاکید کی ہے حسب ذیل آیات ملاحظہ فرمائیں:

1- ﴿ کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم ، وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وّ ھو خیرلکم ، وعسیٰ ان تحبوا شیئا وّ ھو شر لکم ، واللہ یعلم و انتم لا تعلمون ﴾. (البقرة آیت نمبر ۲۱۶)

ترجمہ: ''تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے جبکہ وہ تمہیں ناپسند ہے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہی تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے بری ہو (بات یہ ہے کہ) اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے''۔

2- ﴿ انفروا خفافا و ثقالا و جاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ، ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ﴾

''نکلو ہلکے (غریب) یا بھاری (امیر) اور ہر حال میں لڑائی کے لئے کوچ کرو اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر ہو تم جانتے''۔

3- ﴿ وقٰتلوهم حتیٰ لا تكون فتنة و يكون الد ين كله لله ﴾ (الانفال : ۸ آیت ۳۹:)

''اوران سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (شرک) کا نام ونشان باقی نہ رہے اوردین تمام ترمحض اللہ کا ہو جائے''۔

اللہ رب العزت کے انہی صریح احکام کی وجہ سے مسلمانوں پرفرض ہے کہ وہ جہاد کیلئے ہروقت تیار رہیں اور جہاد کریں جیسے ہی موقع ملے۔

جہاد کب فرض ہوتا ہے:

ذیل میں دی ہوئی وجوہات کی بناء پر مسلمانوں پر جہاد فرض ہوجاتا ہے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے جو کہ اصل مقصد ہے:

1- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ) اورنماز قائم کریں اورزکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کام کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے ۔مگر اسلام کے حق کے ساتھ اوران کا حساب اللہ کے ذمے ہے''۔ (بخاری ومسلم)

2- دوسری صورت مظلوموں کی مدد کے لئے جہاد کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وما لكم لا تقاتلون في سبيل الله و المستضعفين من الرجال و النساء والولدان الذين يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها ، واجعل لنا من لدنك نصيرا ﴾ (النساء:۴:۷۵)

''تم کو کیا ہوگیا کہ تم نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں،عورتوں اوربچوں کے واسطے جو دعا کررہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اس بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم ہیں اوراپنی طرف

سے کسی کو ہمارا دوست اور مددگار بنا''

3- جب کوئی دشمن حملہ آور ہو تو اپنا دفاع کرنا فرض ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿ وقاتلو فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ، ان اللہ لا یحب المعتدین ﴾ (البقرہ:۱۹۰)

''اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے قتال کرو جو تم سے جنگ کریں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''۔

4- جہاد اس لئے بھی فرض کیا گیا ہے کہ اللہ ایمان والوں کو آزمالے اور ان میں بعض کو شہادت جیسا عظیم مرتبہ عطا فرمائے تاکہ مومن اور منافق پہچان لئے جائیں۔

فتح اور شکست دونوں میں ہی مؤمنوں کا فائدہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجراً عظیما ﴾

(النساء:۴:۷۴)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غالب آجائے تو یقیناً ہم اس کو بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے''۔

''اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب نتیجہ پر نہیں ہے بلکہ مؤمن کی نیت اور کوشش پر ہے اب اگر وہ بظاہر ناکام بھی ہو گیا تب بھی حقیقی طور پر وہ آخرت میں کامیاب ہی ہے۔

جہاد ہی اسلام کی چوٹی ہے:

اسلام میں جتنے بھی اعمال ہیں ایمان کے بعد اس میں سب سے افضل اور چوٹی کا عمل اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ، تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ، ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ، یغفرلکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار ومسٰکن طیّبۃ فی جنت عدن ، ذلک الفوز العظیم ﴾ (الصف : ۶۱:۱۰-۱۲)

''اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے ڈالے (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو (یقین جانو) اگر تمہیں پتہ چل جائے تو یہ (عمل) تمہارے لئے بہت بہتر ہے ۔ (اس کی وجہ سے) اللہ تمہارے گناہ بخش دیں گے اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کردیں گے جس کے نیچے نہریں چلتی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والے ان باغات میں عمدہ ترین رہائش گاہیں ہیں (یقین جانو) یہی تو وہ عظیم کامیابی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ سب سے بہتر اور افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا''۔ پوچھا پھر کون سا آپ نے فرمایا ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا'' پھر پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''حج مقبول''۔ (بخاری)

اسلام کا ہر عمل اہم ہے مگر ان سب اعمال میں افضل ترین وہ عمل ہے جو اللہ کے رسول ﷺ نے غزوہ تبوک میں حضرت معاذ بن جبل کو یوں بتایا:

''جہاں تک اسلام کی چوٹی کا تعلق ہے تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد ہے اور جو اسلام کی اس چوٹی پر پہنچنے کی جدوجہد کرے وہ بھی یقیناً سب سے افضل، سب سے بالا اور سب سے بہتر انسان ہے''۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرنا۔ (ابوداؤد)

جنت کے سو درجے دلانے والا عمل جہاد ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ جل شانہٗ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس پر جنت واجب ہوگئی''۔ اس پر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ذرا یہ کلمات میرے سامنے دوبارہ دہرا دیجئے۔ آپ ﷺ نے وہ کلمات دوبارہ دہرا دیئے۔ پھر فرمایا ''ایک اور چیز بھی ہے جس پر اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سو درجے بلند فرما دیتے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے'' انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، اللہ تبارک و تعالیٰ کے راستے میں جہاد، اللہ جل شانہٗ کے راستے میں جہاد''۔ (مسلم)

جنت کا مختصر ترین راستہ:

حدیث نمبر۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''جہاد جنت کا مختصر تر راستہ ہے''۔ یعنی جہاد کے ذریعے سے انسان جنت میں بہت جلد پہنچ جاتا ہے اِدھر شہید کے خون سے زمین خشک نہیں ہوتی کہ شہید کو اس کا اصل گھر (جنت) دکھا دیا جاتا ہے''۔ المغنی لابن قدامہ۔

حدیث نمبر۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل (عبادت، نیکی) بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا جو جہاد کے برابر ہو''۔ (بخاری)

حدیث نمبر۳: ایک حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کی رہبانیت مساجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا ہے اور میری امت کی سیر و سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ شرح السنّہ للبغویؒ)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جہاد سے افضل کوئی عبادت نہیں ہے (گو تمام عبادت گزاروں سے اچھے وعدے ہیں) اس لئے جہاد میں ضرور شریک ہوں جس طرح بھی ممکن ہو۔ یہی جنت کا آسان اور مختصر ترین راستہ ہے۔

جہاد میں جم کر لڑنے والے اللہ کو محبوب ہیں:

فرمان الٰہی ہے: ﴿ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفّا کانّھم بنیان مرصوص ﴾ (الصف: ۱۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اللہ کی راہ میں صفیں باندھ کر لڑتے ہیں جیسے مضبوط دیوار'' یعنی مجاہدین جو صفیں باندھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! کتنی خوش قسمتی ہے اس انسان کی جس سے اس کا رب پیار کرے ۔کیا آپ بھی ان میں سے ہونا چاہتے ہیں؟؟؟

حدیث نمبر۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں (بنائی گئی) صف میں کھڑا ہونا کسی آدمی کی ساٹھ سالہ عبادت سے بھی افضل ہے''۔ (مسند احمد)

یعنی صرف میدان جنگ میں (چند منٹ) کھڑا ہونا ہی ساٹھ سالہ عبادت سے بھی زیادہ باعثِ اجر ہے۔

حدیث نمبر۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ آدمی دن کو روزے رکھے ساری رات قیام کرے۔ متواتر روزے رکھتا ہی جائے کبھی نہ چھوڑے اور

متواتر قیام کرتا ہی جائے کبھی نہ چھوڑے حتیٰ کے مجاہد گھر کو لوٹے"۔ (بخاری و مسلم)

مجاہد اللہ کا ولی ہوتا ہے:

مجاہد کو اللہ کریم نے قرآن میں ولی کہا ہے:

﴿ وما لكم لا تقاتلون فی سبيل الله و المستضعفين من الرجال و النساء والولدا ن الذين يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها ، واجعل لنا من لدنك وليّا ، واجعل لنا من لدنك نصيرا ﴾ (النساء: ۴)

"(ایمان والو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے راستے میں قتال کیوں نہیں کرتے حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ کمزور مرد، بے بس عورتیں اور بچے جو فریادیں کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔اے رب العزت! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے لوگ ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی ولی بنا (کر بھیج) اور اپنی طرف سے کوئی مددگار"۔

یہاں ولی سے کون مراد ہے؟ یقیناً یہاں ولی سے مراد اللہ کا وہی مجاہد بندہ ہے جس کے ہاتھ میں کلاشنکوف ہو۔ ولی کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ہر حکم پر لبیک کہے۔

مجاہد کا مقام:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ لا يستوى القاعدون من المؤمنين غير اولى الضرر و المجاهدون فی سبيل الله باموالهم و انفسهم ﴾

"وہ مومن جو کسی طرح معذور نہیں اور گھر بیٹھے ہیں اور وہ جو اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں برابر نہیں ہو سکتے (ثواب اور مرتبے میں)"۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ ولـئن قتلتم فی سبیل الله او متم لمغفرة من الله ورحمة خیر مما یجمعون ﴾

(آل عمران:۳)

''اور اگر اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کیے جاؤ یا اپنی موت ہی مر جاؤ (میدان جہاد میں) ہر حال میں تمہیں بخشش اور رحمت اللہ کی طرف سے تمہیں ملے گی وہ تمہاری دنیا کے سازو سامان سے بیش بہا قیمتی ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں''۔

حدیث نمبر ۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جنت میں سو درجے بنائے ہیں۔ جو صرف مجاہدین کے لئے ہوں گے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان کا فاصلہ ہے''۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں نکلنا تمام دنیا و مافیھا سے بہتر ہے''۔ (بخاری)

حدیث نمبر ۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آنکھیں جہنم میں نہیں جائیں گی ایک اللہ کے ڈر سے رونے والی اور دوسری میدان جہاد میں پہرہ دینے والی آنکھ''۔ (ترمذی)

جہاد کے لئے اللہ کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاد کے لئے ہمیشہ تیار رہنے کا حکم دیا ہے:

﴿ واعدوا لھم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخیل ﴾ (الانفال:۸)

''اور ان کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار رہو جس قدر قوت تم سے بن پڑے (افرادی اسلحہ) اور گھوڑیوں (سواریوں) کو جنگ کے لئے تیار رکھو''۔ (''اعــدوا'' صیغہ امر ہے جو وجوب پر دلالت کر رہا ہے)

حدیث نمبر ۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صرف ایک دن اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھ کر تیار رہنا

تمام دنیا اور اس کے تمام ساز و سامان سے بہتر ہے''۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صرف ایک، دن رات اللہ کی راہ میں جنگ کے لئے تیاری کرنا اور اپنی سواری کو تیار رکھنا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور راتوں کے قیام سے بہتر ہے اور اگر اس تیاری کی حالت میں مر گیا تو اس کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا اور (آخرت کے) فتنوں سے بچا رہے گا''۔ (مسلم)

مجاہدین کی ہر تکلیف ثواب کا باعث ہے:

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو داغ بہت پسند ہیں ایک وہ آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرتا ہے اور دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے۔ اور ایک وہ داغ جو اللہ کی راہ میں زخمی ہونے سے ہوا۔ دوسرا جو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے آیا۔ (ترمذی)

سبحان اللہ! کتنی بڑی خوش قسمتی ہے کہ جو شخص جہاد میں شریک ہوا اور زخمی ہو کر واپس ہوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا وہ زخم اور داغ بھی متبرک بن گیا۔

مجاہدین کی مدد آندھی اور فرشتوں سے:

فرمان الٰہی ہے: ﴿ اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انّی ممدکم بالف من الملئکة مردفین ﴾

''جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری اس فریاد کو قبول کر لیا کہ میں ایک ہزار لگاتار آنیوالے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا''۔

حدیث: جناب رسول پاک ﷺ جب جنگ خندق سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل فرمانا چاہا تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔ آپ ﷺ کا سر غبار سے اٹا ہوا تھا جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ ''آپ نے ہتھیار اتار دیئے؟ اللہ کی قسم میں نے ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ رسول اکرم

ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تو پھر کہاں کا ارادہ ہے؟'' جبرائیل علیہ السلام نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''ادھر''۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے (یہود) بنوقریظہ کے خلاف لشکر کشی کی (کیونکہ انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف حصہ لیا تھا)۔ (بخاری)

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿ یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا نعمة الله علیکم اذ جاء تکم جنود فارسلنا علیھم ریحًا وجنودًا لم تروھا ، وکان الله بما تعملون بصیرا ﴾

(الاحزاب: ۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تمہارے اوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہیں تھے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھنے والا ہے''۔

ہجرت سے چوتھے برس یہود بنونضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے ہر قوم میں پھرے اور قریش ،فزارہ، غطفان اور بنوقریظہ کو جو مدینہ کے پاس تھے جمع کرے (جو بارہ ہزار آدمی تھے) رسول اللہ ﷺ پر چڑھائی کی۔ مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی مدینہ سے باہر مسلمانوں نے خندق کھودی جب فوجیں آئیں تو ایک مہینہ تک دور دور سے لڑتے رہے پھر اللہ نے زوردار آندھی بھیجی جس سے کافروں کی آنکھیں بند ہوگئیں بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے بھی بھاگ گئے سب لشکر برباد ہوگیا ناچار اٹھ کر چلے گئے یہ ''جنگ احزاب'' اور ''جنگ خندق'' بھی کہلاتی ہے۔

قتال کرو اللہ مسلمانوں کو کامیابی دے گا:

فرمان الٰہی ہے: ﴿ قاتلوھم یعذ بھم الله بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مؤمنین ، ویذھب غیظ قلوبھم ، ویتوب الله علیٰ من یشاء ، و الله

علیم حکیم ﴿ (التوبہ ۹)

"ان سے لڑائی کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا تمہیں ان پر غلبہ عطا فرمائے گا اور مؤمن قوم کے سینے ٹھنڈے کردے گا اور ان کے دلوں کا غصہ دور کردے گا اور جس پر چاہے گا مہربان ہوگا اور اللہ ہی جاننے والا حکمت والا ہے"۔

مجاہدین کو دریا بھی راستہ دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو چار ہزار مجاہدین کا لشکر دے کر بحرین کی طرف روانہ کیا۔ راستے میں دریا پڑتا تھا اور ان حضرات کے پاس دریا عبور کرنے کیلئے کوئی کشتی نہ تھی۔ حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز (حاجت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور پھر سب مجاہدین سے فرمایا "اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دریا عبور کرلو" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سارا لشکر پانی کی سطح پر سے گزر کر پار ہوگیا لیکن اونٹوں اور گھوڑوں کے تلوے تک تر نہ ہوئے۔ (دلائل النبوۃ اجمانی)۔

دنیا کی محبت اور موت کا خوف:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قریب ہے کہ تم پر قومیں اس طرح ٹوٹ پڑیں جس طرح کھانے والی جماعت کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتی ہے ایک کہنے والے نے کہا کیا ہم اس دن قلت میں ہونگے؟ فرمایا نہیں بلکہ تم اس دن کثرت میں ہوگے لیکن تم جھاگ کی طرح ہوگے جو سیل رواں میں ہوتا ہے اور اللہ تمہارے دشمن کے دل سے تمہاری ہیبت کھینچ نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا ایک کہنے والے نے کہا وھن کیا چیز ہے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد، البیہقی)

جہاد موت کو قریب نہیں کرتا:

قادسیہ کی لڑائی کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجاہدین سے خطاب کے دوران فرمایا:

''اگر تم لوگ دنیا سے بے رغبتی برتو تو آخرت کی طرف رغبت کرو تو اللہ پاک تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی نعمتیں جمع کر دیگا اور جہاد کرنا کسی کی موت کو قریب نہیں کرتا ہے اور اگر تم نے بزدلی برتی اور سستی کی اور کمزوری دکھائی تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور تمہاری آخرت بھی تباہ و برباد ہو جائے گی''۔ (ابو نعیم)

دین اور دنیا کا نقصان اور طوق غلامی ترک جہاد کا نتیجہ ہے مسلمان جب تک اپنے دین کو نہ سمجھیں گے اور دین کی سر بلندی کے لئے جہاد نہیں کریں گے اسی طرح ذلیل و خوار ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ ترکِ جہاد مصائب کو دعوت دیتا ہے اور اللہ کے عذاب کو بھی۔

مجاہدانہ زندگی سب سے بہتر زندگی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کے دوش پر اڑتا پھرتا ہے جب کوئی ڈر اور خوف کی آواز سنتا ہے تو گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اس کی طرف لپک پڑتا ہے۔ شہید ہونے کی جگہ تلاش کرتا پھرتا ہے اور موت کے گمان کی جگہ مرنا ڈھونڈتا ہے''۔ (مسلم)

جنت کا معاوضہ:

﴿ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ ، یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون ، وعدا علیہ حقا فی التورٰۃ والانجیل والقرآن ، ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ، وذٰلک ھو الفوز العظیم ﴾

(التوبۃ: ١١١)

''حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال جنت کے معاوضہ میں خرید لئے ہیں یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور قتل (شہید) ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے قول کو پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے''۔ اب جو شخص اپنے اس عہد کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سودے پر تمہیں خوش ہوجانا چاہیے کیونکہ اس سے بڑا نفع بخش سودا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا''۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ ہر انسان نے مرنا تو ہے لیکن ایسی موت (شہادت) کی وجہ سے اس کا سب بوجھ اتر جاتا ہے، گناہ معاف ہوجاتے ہیں، عذاب سے نجات مل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔ کاش ہم اس سودے کو سمجھ سکیں۔

آزمائش سے پہلے جنت نہیں ملتی:

﴿ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم ، مستهم البأسآء والضرآء وزلزلوا حتٰی یقول الرسول والذین اٰمنوا معه متٰی نصر الله ، الآ انّ نصر الله قریب ﴾ (البقرہ: ۲۱۴)

''کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ تم ان واقعات سے ابھی تک دوچار نہیں ہوئے جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکے ہیں۔ انہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں پیش آئیں اور وہ ہلا دیئے گئے حتٰی کہ رسول اور اس کے مؤمن ساتھی کہہ اٹھے کب پہنچے گی اللہ کی مدد؟ خبردار! بیشک اللہ کی مدد قریب ہے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''ابھی سے گھبرا اٹھے تم سے قبل کے موحدوں کے دو ٹکڑے کردیئے جاتے تھے لوہے کی کنگیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے پھر بھی وہ اسلام پر قائم رہتے اور اسلام پر استقامت نہ چھوڑتے فقر و فاقہ، امراض اور خوف وغیرہ سے پہلی امتوں کو تم سے زیادہ آزمایا گیا''۔

(بخاری)

شہید کے لئے چھ اعزاز:

حدیث: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شہیدوں کیلئے چھ اعزاز ہوتے ہیں۔ 1 عذاب قبر سے نجات، 2 پہلے ہی لمحہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے، 3 قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے، 4 اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا فقط ایک ہی یاقوط دنیا اور اس میں جو کچھ ہے ان سب سے زیادہ قیمتی ہے، 5 گوری گوری بڑی آنکھوں ولی حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، 7 اس کے ستّر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

شہید کے لئے پرسکون موت:

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "شہید کو قتل ہونے کا صرف اتنا درد محسوس ہوتا ہے جتنا درد اس شخص کو ہوتا ہے جسے چیونٹی کاٹ لے"۔

(ترمذی وابن ماجہ)

قبر میں سوال و جواب سے حفاظت:

حدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کے عمل میں کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی بجز اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں (دارالسلام کی) کسی سرحد کی نگرانی کرتے ہوئے مارا (شہید ہو) گیا۔ تو اس کا عمل قیامت تک اس کے نامۂ اعمال میں بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے سوال و جواب سے بھی آزاد رہے گا"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

شہید مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے:

﴿ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ، بل احیاء ولکن لا تشعرون ﴾

(آل عمران:۱۲۹)

''اوران لوگوں کوجواللہ کی راہ میں مارے جائیں مردہ نہ کہو حقیقت مین وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کو) نہیں سمجھتے''۔

﴿ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون ﴾

(آل عمران: ۱۲۹)

''اوران لوگوں کوجواللہ کی راہ میں مارے جائیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف سے رزق (کھانا) مل رہا ہے''۔

حدیث نمبر۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہ اجمعین کو کہ تمہارے بھائی جو جنگ احد کے دن شہید ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی روح سبز پرندوں کے پوٹوں میں ڈال دی ہے جو جنت کے چشموں سے پانی پیتے ہیں، جنت کے پھلوں سے کھاتے ہیں اورعرش الٰہی کے نیچے سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں جب انہوں نے اتنی بہترین عیش کی زندگی، کھانا پینا اور خوابگاہ دیکھی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پچھلے ساتھیوں کو ہمارا پیغام کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں (عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہیں) تا کہ جہاد سے منہ موڑ کر جنت سے دور نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارا پیغام پہنچاتا ہوں لہٰذا رب العزت نے سورۃ آل عمران میں یہ آیت نازل فرمائی جو گزری ہے۔ (مسلم)

حدیث نمبر۲: اللہ کی راہ میں قتل ہونے سے تمام تر گناہ معاف ہوجاتے ہیں سوائے قرضہ کے کیونکہ یہ حقوق العباد میں سے ہے۔ شہید وہ آدمی ہے جس کو جان نکلنے کی بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ نہ قبر کا عذاب، نہ

حشر کا عذاب اور اسے زمین پر گرنے سے پہلے جنت میں پہنچا دیا جاتا ہے‘‘۔ (مسلم)

مجاہد کی مدد کرنا بھی جہاد ہی ہے:

حدیث نمبر۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے کسی مجاہد کی تیاری کروائی اسے سامان باندھ کر اٹھوایا تو وہ بھی مجاہد ہے یعنی جہاد میں شریک ہے اور جس نے مجاہد کے گھر، اس کے بال بچوں اور اہل وعیال کی نگرانی کی تو وہ بھی جہاد میں حصہ دار ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حدیث نمبر۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد میں جانے والوں کی بیویوں کی عزت دوسرے لوگوں کے لئے ماؤں کی طرح ہے، پھر اگر کوئی پیچھے رہنے والا آدمی مجاہدین کے گھروں میں خیانت کرتا ہے تو روزِ قیامت وہ مجاہد کے حوالے کر دیا جائے گا کہ اس کے اعمال سے جو چاہے لے لے۔ (مسلم)

حدیث نمبر۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمی جنت میں جاتے ہیں۔ ایک تیر بنانے والا، دوسرا چلانے والا اور تیسرا چلوانے والا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث نمبر۴: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مجاہدین پر خرچ کرتا ہے تو اس کو سات سو گناہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی، نسائی) یعنی ایک روپیہ کا ثواب سات سو روپے ملتا ہے۔

راہ جہاد میں خرچ کرنا:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ.....الخ ﴾

(الحدید: ۱۰)

’’اور تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے‘‘ (ترجمہ کو بھی آخر تک پڑھیں)

کفر کو تاڑنے اور اس سے اللہ کی یہ زمین چھین کر اس کا وارث بننے اور پھر جنت کی زمین کی کچھ نہ کچھ قیمت تو ادا کرنی ہی ہوگی کیونکہ قیمت ادا کئے بغیر چارہ نہیں یہ قیمت مال اور جان ہے یہ نکتہ انتہائی قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مالی اور جانی جہاد کا ذکر کرتے ہوئے مالی جہاد کو مقدم رکھا ہے یعنی اس کا ذکر

پہلے کیا ہے راہِ جہاد میں خرچ کرنے کی بڑی فضیلت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

حدیث نمبر۱: جس نے اللہ کے راستے میں (جہاد) میں کچھ بھی خرچ کیا اس کے لئے اسے سات سو گناہ بڑھا کر لکھ لیا جاتا ہے۔ (احمد و ترمذی)

حدیث نمبر۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ”جس شخص نے کسی غازی کو سایہ دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا سایہ نصیب فرمائیں گے“۔ (بیہقی)

حدیث نمبر۳: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مجاہد کے ساز و سامان کا انتظام کرے اس کو اس غازی جیسا ہی اجر ملے گا اور غازی کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی“۔ (ابن ماجہ)

حدیث نمبر۴: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اللہ کے راستے میں (جہاد) میں (فی سبیل اللہ) خرچ بھیجا اور خود گھر میں رہا اس کو ایک درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا اور جو خود جہاد میں گیا اور وہاں مال بھی خرچ کیا اس کو ایک ایک درہم کے بدلے سات سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا“۔ (مشکوٰۃ) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ، واللہ یضٰعف لمن یشاء ، واللہ واسع علیم ﴾

(البقرۃ: ۲۶۱)

”ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں۔ ایسی ہی ہے جیسا کہ بیج کا ایک دانہ ہو جس سے سات خوشے پیدا ہوں۔ ہر ایک خوشے میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے (اس سے بھی زیادہ) بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے“۔

غازی کا جہیز:

مجاہد اور غازی کا جہیز اس کا اسلحہ، سواری اور ہر وہ چیز ہے جس کی ضرورت اسے راہ جہاد میں ہو

اور مجاہد کو سامان مہیا کرنے کی بہت فضیلت ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں غازی کو سامان مہیا کیا تو وہ ایسے ہی ہے گویا اس نے خود جہاد میں حصہ لیا اور جس نے غازی کے پیچھے اس اہل خانہ کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھا تو اس نے بھی گویا جہاد میں خود شرکت کی''۔ (بخاری)

اللہ کے راستے میں مال نہ خرچ کرنے کی وعید:

وہ شخص جوان سب بھلائیوں سے خالی ہے اس کیلئے وعید ہے اور ڈانٹ ڈپٹ بھی جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نہ تو جہاد کیا نہ ہی غازی کا سامان تیار کیا نہ کسی غازی کے اہل خانہ کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو اللہ اسے قیامت کے دن سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے''۔ (ابوداؤد)

سوچئے اب بھی وقت ہے۔

جہاد نہ کرنے کی سزا:

ارشاد ربانی ہے: ﴿ قل ان کان اٰبآؤکم وابنآؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ناقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھآ احبّ الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہٖ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ ، واللہ لا یھدی القوم الفاسقین ﴾ (التوبۃ: ۲۴)

(اے پیغمبر) ''آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتٰی کہ اللہ اپنا حکم بھیجدے اور (یادرکھو) اللہ نافرمان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا''

حدیث: ترک جہاد عذاب کو دعوت دینا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب

رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ”کوئی قوم جہاد نہیں چھوڑتی مگر حق تعالیٰ شانہٗ ان پر عذاب کو مسلط کر دیتا ہے“۔ (طبرانی)

تو آجکل مسلمانوں پر جو عذاب آرہے ہیں مختلف شکلوں میں کیا یہ اسی وجہ سے تو نہیں؟ سوچیے! عمل کیجیے فوراً کہیں دیر نہ ہو جائے اور ہمیں موت کا فرشتہ نہ لے اڑے۔

انکارِ جہاد اللہ کے عذاب کو دعوت دینا:

فرمان الٰہی ہے: ﴿ وظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن و السلوٰی ، کلوا من طیبت ما رزقنکم ، وما ظلمونا ولکن کانوا انفسهم یظلمون ﴾ (البقرہ:۵۷)

”ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا من وسلوٰی کی غذا تمہارے لئے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں کھاؤ۔ مگر تمہارے اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے اپنے آپ ہی اوپر ظلم کیا“۔

یہ قصہ وادی تیہ میں واقع ہوا، بنی اسرائیل کا اصلی وطن ملک شام تھا، یہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت مصر آئے تھے اور یہیں بس گئے اور ملک شام میں عمالقہ نامی قوم کا تسلط ہو گیا، فرعون جب غرق ہو گیا اور یہ لوگ مطمئن ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کا ان کو حکم ہوا کہ عمالقہ سے جہاد کرو اور اپنی اصلی جگہ کو ان کے قبضہ سے چھڑا لو، لہٰذا بنی اسرائیل ارادہِ جہاد کے ساتھ مصر سے چلے اور ان کی حدود میں پہنچ گئے لیکن جب عمالقہ کے زور قوت کا حال معلوم ہوا تو ہمت ہار بیٹھے اور جہاد سے صاف انکار کر دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اس انکار کی یہ سزا دی کہ چالیس برس تک اس میدان (تیہ) میں سرگرداں و پریشان پھرتے رہے، یہ لوگ مصر جانے کے لئے دن بھر سفر کرتے اور رات کو کسی منزل پر اترتے صبح کو دیکھتے کہ جہاں سے چلے تھے وہیں ہیں۔ اسی طرح چالیس سال گزر گئے۔ اس جگہ کو وادی تیہ کہا جاتا ہے، تیہ کے معنی سرگردانی اور پریشانی کے ہیں۔

سوچئے! کیا آج ہم نے عملی طور پر انکار جہاد تو نہیں کر دیا ہے؟ پھر بھی اللہ کریم ہمیں اچھا رزق دے رہا ہے شاید اس لئے کہ ہم اللہ کی طرف لوٹ آئیں اور توبہ کر کے جہاد شروع کر دیں ورنہ ہم پر اللہ کا عذاب کیوں نہ آئے؟؟؟ بلکہ یہ عذاب تو آنا شروع ہو گیا ہے۔

عبرت پکڑو! اے بصیرت کی آنکھیں رکھنے والو!!!

جہاد کے لئے حیلے تلاش نہ کرو:

روئے زمین پر اسلام کا غلبہ اور جو لوگ اس مقصد کے حصول کے لئے جہاد وقتال کو فساد اور فتنہ کہیں ان کے بارے میں فرمان الٰہی ہے: ﴿ ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنّی ﴾ (التوبۃ: ۴۹)

''اور ان میں سے جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مجھے (گھر میں رہنے کی) اجازت دیجئے اور فتنے میں مبتلا نہ کیجئے''

تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ الا فی الفتنۃ سقطوا ﴾

(التوبۃ: ۴۹)

''خبردار ہو جاؤ فتنے میں تو یہ خود جا پڑے ہیں''

انڈیا سے جہاد کرو:

''میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ ان کو جہنم کی آگ سے بچائے گا ایک وہ گروہ جو ہندوستان سے جہاد کرے گا اور ایک وہ گروہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہو کر جہاد کرے گا''۔

(بخاری فی ''التاریخ الکبیر'' احمد، نسائی)

بڑھاپے میں جہاد:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ حضرت ابو طلحہ تلاوت فرما رہے تھے۔ جب سورۃ توبہ کی اس آیت پر پہنچے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل'' تو فرمایا کہ ہمارا رب تو ہم سے جوانی اور بڑھاپے

دونوں میں جہاد کو فرماتا ہے۔ اے میرے بیٹو! مجھے سامان دے کر جہاد کے لئے رخصت کرو۔ تو بیٹوں نے عرض کیا کہ اللہ پاک آپ پر رحم کرے آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ پھر آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی اب آپ جہاد میں جانے کو رہنے دیجئے اب ہم لوگ آپ کی طرف سے جہاد کریں گے۔ فرمانے لگے نہیں ایسا نہیں ہوسکتا تم لوگ میرا سامان تیار کرو، پھر وہ گھر سے نکلے اور جہاد کیلئے سمندر کا سفر اختیار کیا اسی دوران کشتی میں ان کا انتقال ہوگیا۔۔ ان کی تدفین کے لئے کوئی جزیرہ یا خشکی قریب نہ تھی یہاں تک کہ ان کی وفات کے سات **7** دن بعد ایک جزیرہ ملا تو ان کو وہاں دفن کیا گیا مگر ان سات دنوں میں ان کے جسم اور چہرے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ اللہ اکبر!۔ (طبقات ابن سعد)

جہاد سے مستثنٰی لوگ:

﴿ لیس علی الاعمیٰ حرج ولا الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ، ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھا الانھٰر ومن یتول یعذ بہ عذابا الیما ﴾

(الفتح :۱۷)

”اندھے پر کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے پر اور (اسی طرح) بیمار پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ جہاد میں شریک نہ ہوں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے گا اللہ اس کو دردناک عذاب دے گا“۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ صحت مند آدمی کو جہاد کرنا چاہئے۔ کیونکہ غزوہ تبوک کے موقع پر چند صحابہ نے بغیر کسی شرعی عذر کے جہاد میں شرکت نہیں کی تھی اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دی تھی۔

(سورۃ توبہ۔ بخاری)

جہاد میں شرکت کے لئے قرعہ اندازی:

جنگ بدر کے موقعہ پر حضرت سعد رضی اللہ کا یہ واقع منقول ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ دونوں جنگ بدر میں شرکت کیلئے حاضر ہوئے تو جناب رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شریک جہاد اور دوسرا اہل خانہ کی خبر گیری کرے۔ حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم یہاں رہو میں جاتا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر جنت کے علاوہ کوئی اور سودا ہوتا تو میں آپ کو ترجیح دیتا لیکن یہ معاملہ تو جنت کا ہے۔ لہٰذا میں خود اس میں شامل ہوں گا۔ اور امید ہے کہ مجھے شہادت کی دولت نصیب ہوگی۔ آخر کار قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ حضرت سعد کے حق میں نکلا اور وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ مستدرک

بچوں کا جہاد:

جب ہجرت کے سال ماہِ رمضان میں حق و باطل اور اسلام اور کفر کے پہلے معرکہ یعنی بدر کے لئے نکلنے کی تیاری ہوئی تو جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کمسن بھائی عمیر رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کے کمسن بھائی عمیر بن ابی وقاص کو جناب رسول اللہ ﷺ نے واپس کرنا چاہا کہ یہ کمسن ہے دشمن سے کیا مقابلہ کرے گا۔ لیکن جب عمیر رضی اللہ عنہ رو پڑے ان کا یہ جذبہ اور تڑپ دیکھ کر آپ ﷺ نے انہیں بھی ساتھ چلنے کی اجازت فرمائی اور خود اپنے دست مبارک سے ان کے گلے میں تلوار لٹکائی۔ (مستدرک حاکم)

دو کم عمر مجاہد اور ابو جہل کا قتل:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ بدر میں مجاہدین کی صف میں کھڑا تھا۔ جب میں نے اپنے دائیں اور بائیں طرف توجہ کی تو دونوں طرف کم عمر انصاری نوجوانوں کو دیکھا

۔ دو کمزور لوگوں کے درمیان خود کو پا کر میں اپنے آپ کو غیر محفوظ خیال کرنے لگا اور ان کا دائیں بائیں ہونا مجھے پسند نہ آیا۔ اچانک ان میں سے ایک (اس طرح کہ اس کے دوسرے ساتھی کو پتہ نہ چلے) مجھ سے کہا اے میرے چچا مجھے ابو جہل دکھا دو میں نے پوچھا اے بھتیجے تم اس کا کیا کرو گے کہنے لگا میں نے اللہ سے عہد کر رکھا ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو اسے قتل کروں گا یا خود ہی جان دے دوں گا پھر دوسرے نے بھی اسی طرح مجھ سے یہی پوچھا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر تو مجھے ان دونوں کے علاوہ کسی دوسرے کے درمیان ہونا بالکل پسند نہ آیا اور میں نے ان دونوں کو اشارہ سے ابو جہل دکھایا یہ دونوں ابو جہل کی طرف عقابوں کی طرح جھپٹے اور سے قتل کر دیا یہ دونوں حضرت عفراء رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ (صحیح بخاری)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خواب اور حقیقت:

فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ صفر ۱۶ھ میں جب بغداد کے قریب اسلامی لشکر کے کر پہنچے تو ایرانی کشتیوں کے ذریعے دریائے دجلہ عبور کر کے اس پار چلے گئے۔ مجاہدین اسلام کے پاس کشتیاں نہیں تھیں اس لئے چند دن تو یہ وہیں کھڑے رہے۔ ایک رات حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اسلامی لشکر کو لے کر دریا پار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس خواب کو عملی جامہ پہنایا اور لشکر کو لے کر دریا عبور کر لیا۔ اس لشکر میں اونٹ سوار، گھوڑے سوار اور پیدال بھی شامل تھے ایک شخص بھی دریا میں ضائع نہ ہوا دریائے دجلہ ان کے لئے ایسا تھا جیسے پکی سڑک۔ مسلمانوں کو اس حالت میں دیکھ کر ایرانی سخت خوفزدہ ہوئے اور بھاگنا شروع کر دیا بھاگتے ہوئے وہ چلاتے تھے کہ ہمارے پیچھے تو دیو اور جنات لگ گئے ہیں جو دریاؤں میں پیدل مارچ کر رہے ہیں۔

شہیدوں کے سردار:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں جب لوگ جنگ سے واپس

ہونے لگے جناب رسول پاک ﷺ نے حضرت حمزہ کو نہ پایا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ان کو اس درخت کے نیچے دیکھا ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے برأت چاہتا ہوں جس کو یہ لوگ (یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھی) لائے ہیں اور تیری طرف عذر خواہی کرتا ہوں اس چیز سے جو مسلمانوں سے ہوئی ہے (یعنی جنگ احد میں تیر اندازوں کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی اجتہادی غلطی)۔ رسول اکرم ﷺ یہ سن کر وہاں تشریف لے گئے اور جب آپ ﷺ نے حضرت حمزہ کو دیکھا کہ وہ مثلہ کر دیئے گئے ہیں تو انتہائی رنجیدہ ہوئے پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا کوئی کفن ہے؟ ایک انصاری کھڑے ہوئے اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہیدوں کے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (الحاکم)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق یہ یقین تھا کہ ان کی شہادت مقدر ہو چکی ہے۔ باغیوں نے آپ کے مکان پر حملہ کر دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جو دروازے پر متعین تھے مدافعت میں زخمی ہوئے چار باغی دیوار پھاند کر چھت پر چڑھ گئے۔ ایک شخص بشر بن کنانہ نے آگے بڑھ کر پیشانی مبارک پر لوہے کی لاٹ اس زور سے ماری کہ پہلو کے بل گر پڑے۔ اس وقت بھی زبان سے بسم اللہ توکلت علی اللہ نکلا سودان بن حمران نے دوسری جانب ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ جاری ہو گیا ایک اور سنگدل عمرو بن الحمق سینہ پر چڑھ بیٹھا اور جسم کے مختلف حصوں پر نیزے کے نو (۹) زخم لگائے کسی شقی نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا وفادار بیوی حضرت نائلہ نے جو پاس ہی بیٹھی تھیں ہاتھ پر روکا جس سے ان کی تین انگلیاں کٹ کر علیحدہ ہو گئیں اس وار نے ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شمع حیات بجھا دی اس بے کسی کی موت پر پوری دنیا نے افسوس کیا۔ کائنات

ارضی وسماوی نے خون ناحق پر آنسو بہائے شہادت کے وقت حضرت عثمان تلاوت فرمارہے تھے قرآن مجید سامنے کھلا تھا اس خون ناحق نے جس آیت کو تر کیا وہ یہ ہے: **فسیکفیکھم اللہ ، وھو السمیع العلیم** (البقرہ:۱۳۷) ''ان کے مقابلے میں اللہ ہی تم کو کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے''

میدان جہاد میں تلاوت قرآن پاک:

حضرت سہل بن معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک ہزار آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اسے انبیاء ،صدیقین،شہدا اور صالحین کے ساتھ لکھ لیتے ہیں''۔ (بیہقی)

اہم دعائیں:

اعوذ باللہ،بسم اللہ پوری پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور پھر دورد ابراہیمی پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعائیں ہر نماز کے بعد اور خاص طور پر تہجد کی نماز کے بعد مانگیں: (مجاہد کے لئے تہجد کی نماز میں اللہ سے دعائیں مانگنا بہت زیادہ اہم ہے۔ اس کا خاص خیال رکھیں اور روزانہ یہ عمل کریں)۔

1- اللھم منزل الکتاب ومجری السحاب سریع الحساب وھازم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم ونصرنا علیھم. (بخاری)

''اے اللہ تو وہ ہے جس نے کتاب کو اتارا۔ بادل کو چلایا اور جلد حساب کرنے والا ، کافروں کے لشکر کو شکست دینے والا ہے۔ اے اللہ تو ان کافروں کو شکست دے اور ان کو ہلا دے اور ہماری مدد فرما تا کہ ان کافروں پر غلبہ ہو''۔

2- اللھم انّا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم. (ابوداؤد)

''اے اللہ ہم آپ کو دشمنوں کے مقابل لاتے ہیں اور ان کے شر وفساد سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں''۔

3- ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین. (آل عمران:۱۴۷)

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہمیں نصرت اور فتح دے''۔

4- حسبنا اللہ ونعم الوکیل . (آل عمران:۱۷۳)

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے''۔ (بخاری)

5- غزوۂ خندق کے دن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اب تو دل منہ کو آنے لگے (سخت گھبراہٹ طاری ہے) کیا کوئی دعا اس وقت کے لئے ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں یہ دعا مانگو:

اللھم استر عوراتنا واٰمن روعاتنا. (احمد)

''اے اللہ ہمارے کمزور پہلوؤں پر پردہ ڈالئے اور خطرات سے محفوظ رکھئے''۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں ہم نے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ایسی ہوا بھیجی جس نے کفار کا منہ موڑ دیا۔

6- بسم اللہ پڑھ کر ہمیشہ فائر اس یقین سے کیا کرو کہ صحیح نشانہ پر لگانے والا صرف اللہ ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے:

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی . (الانفال:۱۷)

''اور نہیں پھینکا آپ نے جب آپ پھینک رہے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا ہے'' ان شاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔

7- ربنا افرغ علینا صبرا وّ ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین .

(البقرہ:۲۵۰)

''اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر اور ثابت قدم رکھ اور کافروں پر مدد فرما''۔

8- اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک و اجعل موتی ببلدک رسولک. (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی دعا شہادت جو اللہ کریم نے قبول فرمائی)

''اے اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرما اپنے راستہ میں اور بنا میری موت کو اپنے رسول ﷺ کے شہر میں'' (بخاری)

9- اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک منہ نبیّک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واعوذبک من شرّ ما استعاذک منہ نبیّک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ،انت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ.(الادب المفرد للبخاری وترمذی)

''اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ سب اچھی اچھی باتیں جو تیرے نبی ﷺ نے تجھ سے مانگی ہیں اور ان تمام بری باتوں کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ لی ہے تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تیرا کام حق پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ کسی نیکی کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی قوت''

10- اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضٰی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت ونستغفرک ونتوب الیک.

(ابوداؤد و ترمذی)

''اے اللہ تو مجھے راہ دکھا ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھ کو عافیت دے ان

لوگوں میں جن کو تو نے دوست بنالیا ہے اور برکت دے مجھے اس چیز میں جو تو نے مجھے دی ہے اور مجھے اس برائی سے بچالے جو تو نے مقدر کررکھی ہے کیونکہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر حکم نہیں جاسکتا۔ تیرا دوست ذلیل نہیں ہوسکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہوسکتا۔ اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند تر ہے ۔تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں''

11– اللھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والّف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیائک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وشتت شملھم وفرق جمعھم وانزل بھم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین ، اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم.

(البھیقی)

''اے اللہ تو ہم کو بخش دے اور تمام مومن مرد اور تمام مؤمن عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں کو ان کے دلوں میں الفت ومحبت ڈال دے اور ان کے کاموں کی اصلاح کردے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی امداد فرما۔ اے اللہ! تو ان کے کاموں کی اصلاح کردے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی امداد فرما۔ اے اللہ! تو ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ! تو ان کی باتوں میں مخالفت اور پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان کی حالت کو پریشان کردے اور ان کی جمعیت کو تتر بتر کردے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو مجرموں سے تو نہ رد کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے ہم پناہ مانگتے ہیں''۔

12– سبحان ربک ربّ العزّت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ ربّ

العالمین . آمین (الصافات)

''آپ کا رب جو عظمت والا ہے ان سب باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہو (تمام) رسولوں پر، ہر قسم کی حمد و ثناء اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے''

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان